احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
25 ستمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴

جلد 45-80 نمبر 214 | سوموار - 28 ربیع الثانی - 1416ھ، 25 تبوک 1374ہش، 25 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے

مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں اور زبان میں خشوع خضوع ہو۔ دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ الوہیت پر گرے نامراد واپس نہ ہو گا۔ چاہئے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے کہ میں گنہگار اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر، کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعا میں مداومت کرے گا اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہے گا تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہو گی جو دل سے گناہ کی تاریکی دور کر دیں گی۔ اور غیب سے ایک قوت عطا ہو گی جو گناہ سے بیزاری پیدا کر دے گی اور وہ ان سے بچے گا۔ اس حالت میں دیکھے گا کہ میرا دل جذبات اور نفسانی خواہشوں کا ایسا اسیر اور گرفتار تھا کہ گویا ہزاروں ہزار زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا جو بے اختیار اسے کھینچ کر گناہ کی طرف لے جاتے تھے اور یا یک دفعہ وہ سب زنجیر ٹوٹ گئے ہیں اور آزاد ہو گیا ہے اور جیسے پہلی حالت میں وہ محسوس اور مشاہدہ کرے گا کہ وہی رغبت اور رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالیٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہو گی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 150)

وقف جدید میں اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز برکتیں ڈالی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(-) وقف جدید کے معاملے میں بھی جو اللہ تعالیٰ نے برکتیں ڈالی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ باوجود اس کے کہ ایک زائد تیسرے درجہ کی تحریک تھی جس سے بہت بالا اور مضبوط مالی نظام انجمن کے باقاعدہ مستقل چندوں کی صورت میں قائم تھا وصیت کا نظام تھا، چندہ عام کا نظام تھا اور پھر تحریک جدید کو غیر معمولی اہمیت تھی اور تحریک جدید کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں بہت خدمت (دین) ہوئی ہے۔ تو تیسرے درجے کی تحریک جس کا آغاز میں تعلق محض پاکستان اور بنگال کے

باقی صفحہ 7 پر

حضرت امام جماعت الثالث کا اہم ارشاد

○ موصی کی کم سے کم ذمہ داری:۔ "تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو (کلام الٰہی) جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دو ایسے دوستوں کو (کلام الٰہی) پڑھائے جو (کلام الٰہی) پڑھے ہوئے نہیں۔ اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو۔ اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(خطبہ مطبوعہ الفضل 10- اپریل 1969ء)

ولادت

○ محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ (کراچی) اطلاع دیتی ہیں۔ "میری بیٹی عزیزہ امتہ الصبور اہلیہ عزیز مکرم عمر نصر اللہ خان صاحب (لندن) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے حضرت صاحب نے بچے کا نام ثمر نصر اللہ خان عطا فرمایا ہے نومولود محترم محمود نصر اللہ خان صاحب (کینیڈا) کا پوتا اور محترم ناصر احمد قریشی صاحب (کراچی) کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔"

نصرت گرلز ہائی سکول کی دو بچیوں کا اعزاز

○ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی دو طالبات کو میٹرک کے امتحان 1995ء میں نمایاں پوزیشن پانے پر قائد اعظم ٹیلنٹڈ سکالرشپ کا حق دار قرار دیا گیا ہے۔ یہ اعلان فیصل آباد کے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے کیا ہے۔ ان طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

1- ماریہ کنول بنت مکرم محمد انعام یوسف صاحب۔ رول نمبر 1906- فیصل آباد بورڈ میں طالبات میں چھٹی پوزیشن حاصل کی۔ حاصل کردہ نمبر 752/800 ہیں۔

2- مبشرہ طیبہ بنت مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب۔ رول نمبر 1902- فیصل آباد میں طالبات میں دسویں پوزیشن حاصل کی۔ حاصل کردہ نمبر 747/850 ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دونوں بچیوں کی مزید دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔

جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہو گا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

25- تبوک 1374 ھش 25 - ستمبر 1995ء

شکریہ - محبت کا باعث

کسی کا شکریہ ادا کرنے سے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس نے ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے کہ ہمارا دل شکریہ کے جذبات سے معمور ہو گیا ہے اور اسی کے پیش نظر ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت کا بھی بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اس کا شکریہ ادا کیا جائے اور کوئی لمحہ ایسا نہیں اور ہمارا کوئی قدم ایسا نہیں جس پر ہمارے لئے شکریہ کے مواقع مہیا نہ کئے گئے ہوں۔ ہم صحت مند ہیں کچھ لوگ بیمار ہیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا شکر کرنے کا باعث نہیں۔ لیکن اگر اس سے بھی ذرا آگے بڑھیں تو ہم بیمار ہیں اور بعض لوگ ہم سے بھی زیادہ بیمار ہیں۔ کیا یہ بات شکریہ ادا کرنے کا باعث نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ غریب ہیں اور انہیں دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہم خدا کے فضل سے ان سے بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔ کیا یہ بات شکریہ کا موقع فراہم نہیں کرتی۔ لیکن اس سے بھی آگے بڑھیں تو ہم غریب ہیں لیکن ہم سے بھی غریب تر لوگ موجود ہیں۔ یہ بات بھی ہمارے لئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ غرضیکہ کوئی بات بھی ایسی نہیں جس میں ہم یہ سمجھیں کہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہماری ضروریات وہی پوری کرتا ہے اگر وہ ہمیں بہتر زندگی گزارنے کے مواقع مہیا کرتا ہے تو ہمارے لئے ہر قدم پر اور ہر لمحہ اس کا شکریہ ادا کرنا لازم آتا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے جس سے خدا تعالیٰ کی محبت ترقی کرتی ہے۔ انعامات خداوندی ایک نسبتی چیز ہے کسی کے پاس کچھ نہیں ہے اور ہمارے پاس وہ ہے۔ کسی کے پاس کچھ ہے اور ہمارے پاس اس سے زیادہ ہے یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ان پر غور کیا جائے تو از خود دل میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو پر ہر وقت غور کرتے رہیں اور جیسا کہ کہا گیا ہے اپنے سے اوپر کے لوگوں کی بجائے اپنے سے نیچے کے لوگوں کی طرف دیکھیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم محسوس کریں گے کہ ہم جتنا خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں وہ بہت کم ہے۔ اس کے انعامات بہت زیادہ ہیں اور یہ جذبہ بھی ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے والا ہوگا۔ جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس پر انعامات تو بہت زیادہ ہیں اور شکریہ حد سے کم ہے تو یقیناً اس کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جس نے مجھ پر انعامات کئے ہیں اس کا میں شکر ادا کروں اور شکر جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے محبت کا ایک بہت بڑا اور کارگر گُر یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات پر غور کرتے رہیں اور ان انعامات کی وجہ سے اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ یہ شکر ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرے گا اور بار بار شکر کرنے کی وجہ سے اور ہر بات پر شکر کرنے کی وجہ سے یہ محبت ترقی کرتی چلی جائے گی۔

خدا کرے کہ ہمیں اس بات کی توفیق ملے کہ ہم اس کے انعامات کو پہچانیں اور اس کے انعامات کی قدر کریں اور اس کے انعامات کی وجہ سے اس کا شکر ادا کریں اور شکر ادا کرتے ہوئے یہ محسوس کریں کہ ہمارے دل میں اس کی محبت ترقی کر رہی ہے۔

خرد بھی کام تو آتی ہے لیکن
خدا کی راہ سے یہ بے خبر ہے
جُنوں کو ہمسفر اپنا بنا لو
کہ یہ ہشیار ہے اور معتبر ہے

ابو الاقبال

پہلے تو اپنے خانۂ دل کو سنواریئے
پھر عاجزی سے اپنے خُدا کو پکاریئے

کوہِ اَلم ہو سامنے یا قوّتِ غنیم
تکیہ خدا پہ کیجئے ہمّت نہ ہاریئے

تابع کبھی بھی نفسِ دنی کے نہ ہوئیے
کرِدم سمجھ کے پاؤں سے اِسکو لَتاڑیئے

نعمَت خدا سے جو بھی ملے شکر کیجئے
ہرگز نہ عقل و علم پر شیخی بگھاریئے

دنیا تو اک سرائے ہے گھر مستقل نہیں
حد سے زیادہ اس میں نہ پاؤں پساریئے

ترجیح دیں کو دیجئے دنیا کے عیش پر
موقع ملے تو دین پر جاں کو بھی واریئے

جس جیت میں ہو شائبہ اَغوا و کذب کا
اس کے مقابلے میں تو قصداً بھی ہاریئے

درگاہِ ذوالجلال میں گر چاہئے وصال
جذباتِ حرص و حسد و بغاوت کو ماریئے

ظالم کو اپنا دوست نہ ہرگز بنایئے
لاترکنوا کا حکم کبھی مت بِساریئے

دل آپ کا گو صاف ہے مانندِ آئینہ
اتنا تو کیجئے کہ ذرا گرد جھاڑیئے

شاہد امامِ وقت کے دامن کو تھامیئے
اور این و آں کے خوف کو دل سے اُتاریئے

شاہد اعظمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

خدا چوں بہ بندد دو چشمِ کسے
نہ بیند وگر مہر تابد بسے

خدا جب کسی کی دونوں آنکھیں بند کر دیتا ہے تو اسے کچھ نظر نہیں آتا خواہ سورج کتنا ہی چمکتا رہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس شعر میں دونوں طرح کی آنکھوں کا ذکر فرماتے ہیں۔ جسمانی آنکھیں بھی اور روحانی آنکھیں بھی۔ کیونکہ اگر جسمانی آنکھیں بند ہو جائیں۔ تو بھی کوئی چیز نظر نہیں آتی حتیٰ کہ چمکتا ہوا سورج بھی ایسے شخص کے واسطے گویا موجود نہیں ہوتا۔ یعنی وہ اسے دیکھ نہیں سکتا۔ حالانکہ سورج کی روشنی کتنی تیز ہوتی ہے۔ ساری دنیا کو روشن کرنے والا سورج اس شخص کو نظر نہیں آتا جس کی دونوں آنکھیں بند ہوں۔ یہ نہیں کہ نظر کم ہو۔ بینائی کم ہو۔ بلکہ یہ کہ آنکھیں بند ہوں۔ یعنی دونوں آنکھیں دیکھنے کے قابل نہ رہی ہوں۔ اسی طرح روحانی زندگی میں بھی اگر کسی شخص کی آنکھیں بند ہوں تو وہ ان کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورج کی طرح دنیا میں چمکتے ہیں نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے لئے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے اور باوجود اس کے دوسرے لوگ کسی شخص کو سورج کی طرح چمکتا دیکھتے ہیں وہ شخص نہ اسے دیکھتا ہے نہ اس کی قدر پہچان سکتا ہے۔

پس اس شعر میں جسمانی اور روحانی دونوں آنکھوں کا ذکر ہے۔ اگر جسمانی بینائی ختم ہو جائے تب بھی نہ صرف انسان کو ہلکی روشنی نظر نہیں آسکتی۔ بلکہ سورج جیسی چمکتی ہوئی چیز بھی اس کے لئے گویا کہ کوئی وجود نہیں رکھتی۔ روحانی طور پر بھی جو لوگ اندھے ہوتے ہیں انہیں روحانی باتوں کا کچھ بھی احساس نہیں ہوتا۔ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے ایسے احسانات ہوتے ہیں کہ وہ ان احسانوں کی وجہ سے دنیا میں چمکنے لگتے ہیں اور دنیا کے لئے ایک رہبر کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی دیکھنا اس روحانی نابینا کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں نیکوں کی اور خاص طور پر ان لوگوں کی جنہیں اللہ تعالیٰ کسی کام کے لئے مقرر فرماتا ہے۔ مخالفت کرتے ہیں وہ روحانی نابینا ہیں۔ اگر ان کی آنکھیں کھل جائیں تو وہ ان لوگوں کی نیکی اور اللہ تعالیٰ کے ان پر احسانات کو آسانی سے پہچان لیں گے لیکن روحانی نابینائی انہیں ایسا کرنے سے معذور رکھتی ہے۔ دنیا میں آج تک ہزاروں انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ کچھ لوگ انہیں مان لیتے ہیں۔ مانتے رہے ہیں اور کچھ لوگ ان کی اندھا دھند مخالفت کرتے رہے ہیں بلکہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ ان لوگوں کو نابود کر دیا جائے اور ان کی باتیں کسی کو سننے نہ دی جائیں۔ یہ لوگ جو ان کی مخالفت کرتے ہیں یہ درحقیقت روحانی نابینا ہیں۔ جن کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں وہ تو ان کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں۔ انہیں یہ بات صاف نظر آجاتی ہے۔ کہ اس شخص کے چہرے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے برستا ہوا نور ہے۔ اور وہ ان کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ ان کے کام میں ان کی مدد دینے لگتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ کہا گیا ہے۔ روحانی نابینا کو کچھ نظر نہیں آتا اور وہ ان کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں بلکہ جتنے وہ لوگ اچھے ہوتے ہیں اتنا ہی انہیں برے سمجھ کر ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔

ہم سب کو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہماری جسمانی اور روحانی دونوں قسم کی آنکھیں کھلی رکھے۔ ہمیں دیکھنے کی توفیق دیتا رہے۔ اور ہم حقیقی طور پر تمام اشیاء کو تمام اجسام کو تمام افراد کو ان کی حقیقی صورت میں پہچان سکیں۔ اور جہاں اس بات کی ضرورت ہو کہ ہم ان میں سے کسی کے ساتھ مل جائیں وہاں اللہ تعالیٰ اس بات کی توفیق دے کہ ہم پیچھے نہ رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

حقیقی خدادانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اپنی پر شوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلی اور سکینت بخشتا ہے۔ اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے۔ ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلی شک وشبہ سے پاک ہے ان سے باتیں کرتا ہے۔ ان کی بات سنتا ہے اور ان کا جواب دیتا ہے اور ان کی دعاؤں کو سن کر دعا کے قبول کرنے سے ان کو اطلاع بخشتا ہے اور ایک طرف لذیذ اور پر شوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں۔ وہ اول پیش گوئی کے طور پر ان سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے۔ پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کے لئے ایک دنیا کو ان کے مخالف کر دیتا ہے اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکر و فریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے ان وعدوں کو ٹال دیں جو اس کے ان مقبول بندوں کی حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارے میں ہیں۔ اور خدا ان تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے۔ وہ شرارت کی تخم ریزی کرتے ہیں اور خدا اس کی جڑ باہر پھینکتا ہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں اور خدا اس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں۔ آخر خدا ان کے منصوبوں کو انہیں پر الٹا کر مارتا ہے۔ خدا کے مقبول اور راست باز نہایت سیدھے اور سادہ طبع اور خدا تعالیٰ کے سامنے ان بچوں کی طرح ہوتے ہیں جو ماں کی گود میں ہوں اور دنیا ان سے دشمنی کرتی ہے کیونکہ وہ دنیا میں سے نہیں ہوتے۔ اور طرح طرح کے مکر اور فریب ان کی بیخ کنی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ قومیں ان کے ایذا دینے کے لئے متفق ہو جاتی ہیں اور تمام نااہل لوگ ایک ہی کمان سے ان کی طرف تیر چلاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے افتراء اور تہمتیں لگائی جاتی ہیں تاکہ کسی طرح وہ ہلاک ہو جائیں اور ان کا نشان نہ رہے۔ مگر آخر خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پوری کر کے دکھلا دیتا ہے اسی طرح ان کی زندگی میں یہ معاملہ ان سے جاری رہتا ہے کہ ایک طرف وہ مکالماتِ صحیحہ واضح یقینیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں اور امور غیبیہ جن کا علم انسانوں کی طاقت سے باہر ہے ان پر خدائے کریم وقدیر اپنے صریح کلام کے ذریعہ سے منکشف کرتا رہتا ہے۔ اور دوسری طرف معجزانہ افعال سے جو ان اقوال کو سچ کر کے دکھلاتے ہیں ان کے یقین کو نورٌ علیٰ نور کیا جاتا ہے اور جس قدر انسان کی طبیعت تقاضا کرتی ہے کہ خدا کی یقینی شناخت کے لئے اس قدر معرفت چاہئے۔ وہ معرفت قولی اور فعلی تجلی سے پوری کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک ذرہ کے برابر بھی تاریکی درمیان میں نہیں رہتی۔ یہ خدا ہے جس کے ان قولی فعلی تجلیات کے بعد جو ہزاروں انعامات اپنے اندر رکھتی ہے اور نہایت قوی اثر دل پر کرتی ہے انسان کو زندہ ایمان نصیب ہوتا ہے۔ اور ایک سچا اور پاک تعلق خدا سے ہو کر نفسانی غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام کمزوریاں دور ہو کر آسمانی روشنی کی تیز شعاعوں سے اندرونی تاریکی الوداع ہوتی ہے۔ اور ایک عجیب تبدیلی ظہور میں آتی ہے۔ پس جو مذہب اس خدا کو جس کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہے پیش نہیں کرتا۔ اور ایمان کو صرف گذشتہ قصوں کہانیوں اور ایسی باتوں تک محدود رکھتا ہے جو دیکھنے اور کہنے میں نہیں آئی ہیں۔ وہ مذہب ہرگز سچا مذہب نہیں ہے۔ اور ایسے فرضی خدا کی پیروی ایسی ہے کہ جیسے ایک مردہ سے توقع رکھنا کہ وہ زندوں جیسے کام کرے گا۔ ایسے خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ جو ہمیشہ تازہ طور پر اپنے وجود کو آپ ثابت نہیں کرتا۔ گویا وہ ایک بت ہے جو نہ بولتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ اور نہ سوال کا جواب دیتا ہے۔ اور نہ اپنی قادرانہ قوت کو ایسے طور پر دکھا سکتا ہے جو ایک پکا دہریہ بھی اس میں شک نہ کر سکے۔

بیعت کرتے وقت فیصلہ کر لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انیسواں مطالبہ

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

(الفضل 9- دسمبر 1934ء)

دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیوی سامان ہی ہیں۔ اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں۔ بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہو گی۔ اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے۔ مگر اسے میں نے آخر میں رکھا۔ اور وہ دعا کا خانہ ہے۔ وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں وہ خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے کاموں میں برکت ڈالے۔ پس وہ لولے لنگڑے اور اپاہج جو دوسروں کے کھلانے سے کھاتے ہیں دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور وہ بیمار اور مریض جو چارپائیوں پر پڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی طاقت ہوتی اور ہمیں بھی صحت ہوتی تو ہم بھی اس وقت دین کی خدمت کرتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دین کی خدمت کرنے کا موقع پیدا کر دیا ہے۔ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعے خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ اور چارپائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالیٰ کا عرش ہلائیں تاکہ کامیابی اور فتح مندی آئے۔

پھر وہ جو ان پڑھ ہوں اور نہ صرف ان پڑھ ہیں بلکہ کند ذہن ہیں اور اپنی اپنی جگہ کڑھ رہے ہوں کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا۔ اور ہم بھی دعوت الی اللہ کے لئے نکلتے۔ ان سے میں کہتا ہوں ان کا بھی خدا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا۔ اعلیٰ تصویروں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ دل کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے سیدھے سادھے طریق سے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ ان کی دعا سنے گا اور ان کی مدد کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

پرانے کوٹ اور نئی کتاب میں بھلا کیا جوڑ ہے۔ اگر فوری طور پر اس کا کسی سے جواب مانگا جائے تو یقیناً وہ جواب نہیں دے سکے گا۔ البتہ کچھ غور کرے اور ماحول کو دیکھے کتابوں اور کوٹ کی قیمت کا آپس میں مقابلہ کرے تو شائد وہ کوئی ٹیڑھا میڑھا جواب دے سکے۔ ہم نے سنا ہوا ہے کہ امریکہ میں اور شائد بعض دوسرے ملکوں میں بھی یونیورسٹیوں کے طالب علم نہایت غیر رسمی سی زندگی گزارتے ہیں۔ کلاس میں آنے کے لئے اپنے کپڑے استری نہیں کرتے۔ اور وہاں بیٹھتے ہیں تو بالکل اس طرح جس طرح اچھے موڈ میں کوئی باہر کہیں بیٹھا ہوا ہو۔ اور یہ بھی کہ بڑے سے بڑے فلاسفر یا کسی اور علم کے ماہر کو بھی دیکھا جائے تو اس کے کپڑے بوسیدہ اور بے رنگ ہوتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے یہی بات ہمیں کوٹ' پرانے کوٹ اور نئی کتاب کا معمہ حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ایک اخبار پڑھ رہے تھے۔ اس میں بعض باتیں جنہیں اقوال زریں کہا جا سکتا ہے درج تھیں۔ ایک یہ بات بھی کہ آپ کوٹ تو بوسیدہ پہن لیں لیکن کتاب نئی خریدیں۔ دراصل یہ بات طرز زندگی کے دو پہلوؤں کی نمائندہ ہے۔ بوسیدہ کوٹ پہننے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کپڑوں پر زیادہ روپیہ خرچ نہ کریں اور اس بات کو بھی اپنے لئے کوئی ڈی گریڈ (Degrade) کرنے والی بات نہ سمجھیں کہ آپ نے بوسیدہ کوٹ پہنا ہوا ہے۔ اور ہم نے جب پہلی دفعہ یہ دیکھا کہ بعض لوگوں نے گرم پتلونوں کے گھٹنوں پر پتلون کے کپڑے کے علاوہ کوئی اور کپڑا ٹانکا ہوا ہے یا کوٹ کے بازوؤں کی کہنیوں پر کوئی اور کپڑا۔ تو ہمیں بڑا عجیب سا لگا۔ لیکن یہ بہت پرانی بات ہے۔ اس بات کو دیکھتے دیکھتے اب تو ایسا لگنے لگا ہے کہ یہی لوگ زیادہ بہتر طریق پر لباس پہننا جانتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کہنیوں سے یا گھٹنوں سے ذرا گھسا تو بیوی کے کہنے پر اسے ترک کر دیا۔ کسی کونے میں پھینک دیا۔ وہ وہاں چمڑا یا کوئی اور کپڑا لگا لیتے ہیں۔ شائد سادگی کی طرف جانے والا یہی راستہ ہے۔ تو بوسیدہ کوٹ پہننا سادگی کی علامت ہے اور نئی کتاب کا خریدنا علم کے متعلق انتہائی شوق رکھنے کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور خاص طور پر آج کل جبکہ آپ کتب فروش کی دوکان میں داخل تو ہو سکتے ہیں لیکن کتابوں کو ہاتھ لگانا آپ کے لئے آسان نہیں۔ اگر چھوٹی چھوٹی کتابیں یعنی سو صفحے کی کتاب بھی دو اڑھائی سو روپے کی ہو تو اسے عام آدمی چاہے وہ کتنا ہی شوق رکھتا ہو خرید نہیں سکتا۔ لیکن بہرحال اگر آپ اپنے لئے نیا کوٹ بنوانے کی بجائے وہی رقم ایک کتاب پر خرچ کر دیں گے تو یقیناً آپ کی سادگی آپ کو ایک اور اچھی راہ دکھائے گی۔ علم کے متعلق آپ کا شوق پورا کرے گی پس یہ کہنا کہ کوٹ تو بوسیدہ پہن لیجئے اور کتاب نئی خریدیئے زندگی کے دو پہلوؤں کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے۔ سادگی کی طرف اور حصول علم کی طرف۔ اور سادگی کے بغیر آپ کے لئے حصول علم کوئی آسان بات نہیں ہے۔ آپ کپڑے بھی اچھے پہنیں اور کھائیں پیئیں بھی بہت اچھا گویا کہ طرز بود و باش آپ کی بہت اچھی ہو تو آپ یقیناً نئی کتاب نہیں خرید سکتے۔ اور پرانی کتابیں بھی آجکل کچھ زیادہ بکتی نہیں اس لئے کہ کتابیں سیدھی لائبریریوں میں چلی جاتی ہیں اور لائبریریوں والے کباڑیوں کے پاس نہیں بیچا کرتے۔ کباڑیوں کے پاس تو عام آدمی اپنی کتاب جنہیں وہ اپنے گھر میں زائد سمجھتا ہے بیچ لیتا ہے۔ پس ہم نے جو شروع میں کہا تھا کہ بوسیدہ کوٹ اور نئی کتاب کا آپس میں کیا جوڑ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ سادگی اور حصول علم۔ سادگی اپنایئے اور حصول علم کے لئے پس انداز رقم خرچ کیجئے۔

میاں محمد ابراہیم

امریکہ کی باتیں

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور سابق مربی امریکہ اپنی خود نوشت سوانح میں لکھتے ہیں:-

جامعہ احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ دوران تقریر فرمایا:-

"باہر اس وقت مربیان کی بہت ضرورت ہے کیونکہ یہ جو دنیا کے فیصلے ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں پر تو اثر انداز نہیں ہوتے۔ اب آج ہی ایک خط میں نے پڑھا ہے کہ ہمیں انگلستان میں موجودہ حالت میں آٹھ مربیان کی ضرورت ہے۔

مربی ہمیں دو طرح ملتے ہیں کچھ تو جامعہ میں پڑھتے ہیں اور کچھ وہ لوگ ہیں جو جامعہ میں نہیں پڑھتے لیکن ان کی روح خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں جل رہی ہوتی ہے اور یہ محبت ان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ خدا کے دین کی خدمت کریں۔ انہوں نے اپنی کوشش اور دعاؤں سے اپنے طور پر اتنا علم حاصل کیا ہوتا ہے یعنی اپنے مجاہدے کے نتیجہ میں اور اللہ تعالیٰ کو معلم حقیقی بنا لینے سے کہ وہ باہر جا کر بڑے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ہمارے (ماسٹر محمد ابراہیم) جمونی صاحب ساری عمر ہیڈ ماسٹری کرتے رہے۔ یہاں کیا تھے۔ وہ ہیڈ ماسٹر تھے اور بس۔ کوئی حیثیت تو نہ تھی۔ نہ دنیا کے نزدیک نہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور سچی بات ہے ڈرتے ڈرتے امریکہ بھیجا تھا۔ کہ پتہ نہیں وہاں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔ مگر جب سے وہ امریکہ گئے ہیں وہاں کے جو امریکن دوست ہیں ان کی بھی ان کے لئے بڑی Appreciation ہے کہ وہ وقف کی روح

باقی صفحہ 6 پر

اخبار الفضل قادیان 13 نومبر 1934ء

ہماری تاریخ

الفضل 13- نومبر 1934ء میں حضرت مولانا ابوالعطا جالندھری کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔

"احباب جماعت یہ پڑھ کر خوش ہوں گے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت ہائے بلاد عربیہ کو جبل کرمل پر احمدیہ پریس قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ بیت المحمود اور مدرسہ احمدیہ کے افتتاح کے بعد احمدیہ لائبریری اور بک ڈپو کا قیام نیز مرکز دعوت الی اللہ کا بننا مسرت انگیز امور ہیں۔ لیکن احمدیہ پریس کا قیام بھی از بس ضروری تھا۔ ہماری جماعت کی تعداد ابھی تھوڑی ہے (پریس کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا موصوف فرماتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے اس فرض کو ادا کرنے کی ایک حد تک توفیق بخشی ہے۔ اواخر اگست 1934ء میں میں نے احباب کو پریس خریدنے کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کی تھی۔ اس وقت تک جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں پچاس پونڈ سے کچھ زائد چندہ جمع ہو چکا ہے۔ چندہ دہندگان کی فہرست عنقریب شائع کر دی جائے گی ایک سیکنڈ ہینڈ مشین قاہرہ سے خرید لی گئی ہے۔ حروف بالکل نئے خریدے گئے ہیں۔ سب سامان اس جگہ پہنچ چکا ہے۔ پریس قائم کرنے کے لئے زمین جماعت احمدیہ کبابیر نے پیش کی۔ جس پر گذارہ کے موافق فی الحال مکان بنانا شروع کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ نے چاہا تو ان سطور کے شائع ہونے تک پریس کام کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ حکومت فلسطین کی طرف سے پریس قائم کرنے کی اجازت مل چکی ہے۔ پریس کی مشین' حروف اور دیگر اشیاء پر اس وقت تک ستر 70 پونڈ خرچ ہو چکے ہیں۔ مکان کے بنانے اور پریس کے درست کرنے کے اخراجات کا اندازہ 25-30 پونڈ ہے۔ گویا کل لاگت ایک سو پونڈ ہو گی۔ اس جگہ کے احباب کے وعدوں کو ملا کر کل رقم چندہ ستر پونڈ ہو جائے گا۔ اللہ نے چاہا تو باقی رقم کے لئے اگر بعض دوسرے احباب اس کار خیر میں شرکت فرمائیں تو ان کے لئے دائمی اجر کا موجب ہو گا۔ میں اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہوں۔

اسی ضمن میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خاکسار نے فلسطین گورنمنٹ سے باقاعدہ رسالہ جاری کرنے کے لئے اجازت حاصل کر لی ہے۔ اور جماعت ہائے بلاد عربیہ کے مشورے کے مطابق اب یہ رسالہ ہر قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو ماہوار شائع ہوا کرے گا۔ اللہ نے چاہا تو۔ اور پہلا نمبر اس پروگرام کے مطابق یکم شوال 1353ھ یعنی اوائل جنوری 1935ء میں شائع ہو گا۔ اللہ نے چاہا تو۔ رسالے کا سالانہ چندہ فلسطین میں چار شلنگ اور دیگر ممالک کے لئے پانچ شلنگ ہو گا۔ ہندوستان میں صرف تین روپے سالانہ چندہ ہو گا۔ لمبے نام کی بجائے اب آئندہ سے رسالے کا نام البشریٰ ہو گا۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ اول تو اس رسالہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے مستقل نافع الناس بنائے اور احمدیت کی اشاعت کا بہترین ذریعہ بناوے۔ دوئم اس رسالہ کی خریداری منظور فرما کر ممنون فرماویں۔ میں اس جگہ ان تمام دوستوں سے جو عربی جانتے ہیں پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ضرور خریدار بنیں۔ بالخصوص ہر مولوی فاضل تو کم از کم اس رسالے کا خریدار ہو۔ جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ دوسرے احباب بطور اعانت کے بھی خریدار بن سکتے ہیں۔ وہ اس رسالے کی قلمی امداد فرمائیں یعنی مفید اور دلچسپ مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ بعض طالبان حق عربی دان احباب کے پتوں سے آگاہ فرمائیں تاکہ ان کو اس رسالہ کے ذریعے احمدیت کی دعوت الی اللہ کی جا سکے۔ بہرحال ہمارے احباب کا فرض ہے کہ بلاد عربیہ میں دعوت الی اللہ کو خاص اہمیت دیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس فرض کے ادا کرنے کی توفیق بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ ہندوستان سے عام خطوط پر ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ لگانے ضروری ہیں۔ ورنہ خط بیرنگ ہو جاتا ہے۔"

مولانا نے اپنا پتہ دیا ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد ایم۔اے

جہیز ایک اچھی رسم کو گلے کا پھندہ مت بنائیے

خدا معلوم جب پہلی مرتبہ چھری ایجاد ہوئی تو اس کا مصرف سبزیاں کاٹنا تھا یا انسانوں کا گلا۔ لیکن جب سے انسان نے اسے اپنے ہی بھائی بند کے سینے میں اتار کر اسے قتل کر دیا اس مفید اور کار آمد چیز کا استعمال دونوں مقاصد کے لئے ہونے لگا ہے۔ شرفاء اس سے سبزیاں کاٹنے اور دیگر مفید کاموں میں لاتے ہیں جب بعض بھیڑیئے نما انسان اسی سے دوسروں کی جان لیتے ہیں۔ کچھ یہی حال آجکل جہیز جیسی عمدہ اور مفید رسم کا ہونے لگا ہے۔ چند روز ہوئے میری ایک عزیزہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ ان کی ایک سہیلی نے خواہش کی ہے کہ میں جہیز پر بھی ایک مضمون لکھوں۔ پہلے تو مجھے سمجھ نہ آیا کہ جہیز کون سا ایسا موضوع ہے کہ جس پر قلم اٹھایا جائے کم از کم ہماری جماعت کے دوستوں کو اس میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے یہ تو اَن پڑھ گنوار لوگوں کے مسائل میں سے ہو گا ہم جیسی باشعور پڑھی لکھی جماعت کے لئے نہیں تو پوچھنے پر کہنے لگیں کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہماری جماعت بھی ایک ایسا طبقہ ہے جو کہ لڑکی والوں سے باقاعدہ جہیز کا مطالبہ کرتا ہے حتیٰ کہ لسٹ تک بھجوائی جاتی ہے کہ جہیز میں یہ یہ چیزیں ہونی چاہئیں اور اگر کوئی بہو جہیز نہ لائے۔ یعنی لڑکے والوں کی مرضی کا جہیز نہ لائے۔ تو لڑکی کی ساس اور نندیں اسے طعنے دے دے کر اس بیچاری کی زندگی جہنم بنا دیتے ہیں! میں تو یہ سن کر ہکا بکا رہ گیا اور میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ ہیں ہماری جیسی باشعور جماعت میں بھی بعض لوگ ایسی کمینی حرکت کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ میں تو اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ایک نوجوان اتنا بھی گر سکتا ہے کہ وہ زندگی کا آغاز ہی بیوی کے لائے ہوئے جہیز سے شروع کرنا چاہے اس کی مردانہ غیرت کہاں ڈوب مری تھی کہ وہ ایسا سوچ بھی سکے۔

دراصل جہیز ماں باپ کی طرف سے اپنی بیٹی کے لئے رخصتی کا ایک تحفہ ہوتا ہے۔ جس طرح کشتی کو کنارے سے ہلکا سا دھکا دیا جاتا ہے کہ چپوار چلانے والے کو آسانی ہو جائے اور کشتی آسانی سے سفر پر روانہ ہو سکے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ کشتی بھی لڑکی کے ماں باپ مہیا کریں اور اس کے بادبان بھی یا چلانے کے لئے موٹر اور دولہا میاں صرف دریا کا نظارہ کرنے کے لئے بیٹھے رہیں۔ ایسے ظالمانہ جہیز کا دستور ہندوؤں میں تو سنا تھا کہ والدین لڑکی کے ہاتھ پیلے کرنے کی خاطر بعض دفعہ اپنا سب کچھ بیچ دیتے ہیں۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ یہ سفر جو پیار اور محبت کا سفر ہوتا ہے کبھی کامیاب ہو سکے جبکہ اس کی ابتدا ہی حرص اور لالچ جیسے مکروہ جذبہ سے کی جائے مالی فائدہ کی خاطر شادی جیسے مقدس رشتہ پر کیوں بٹہ لگاتے ہیں یہ تو ہمارے نوجوانوں پر بہت بڑا حرف ہے۔ خدا معلوم ان کی مردانیت۔ معلوم نہیں مردانیت اردو کا لفظ بھی ہے یا نہیں لیکن نسوانیت کے مقابلہ میں یہی لفظ ٹھیک بیٹھتا ہے۔ اگر یہ لفظ لغت میں نہیں تو نیا لفظ تراشنے میں کیا قباحت ہے۔ نے کس مقام پر دم توڑ دیا ہے کہ وہ مانگے تانگے پر فخر کرنے لگیں۔ ایسے نوجوان تو شروع سے ہی نفسیاتی طور پر "زن مرید" ہو جانے چاہئیں کہ جن کے بازوؤں میں اتنا بھی دم خم نہ ہو کہ وہ زندگی اپنے زور بازو سے شروع کر سکیں۔ یہ صورت تو کسی لحاظ سے بھی جائے فخر نہیں۔

ایسے نوجوانوں کی جو جہیز کا مطالبہ کرتے ہیں اپنی بہنیں بھی ہوں گی۔ ایک نہیں شاید کئی ہوں کیا آپ گوارہ کریں گے کہ خدانخواستہ آپ کی بہنوں کا بھی اسی طرح "سودا" کیا جائے اور آپ کے بوڑھے والدین کو محض جہیز کے غیر معقول اور غیر اخلاقی مطالبوں کی وجہ سے یا تو انہیں گھر بٹھائے رکھنا پڑے یا پھر ایسے مطالبوں کی وجہ سے ان کی کمر ٹوٹ جائے۔ جو آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے کیونکر پسند کرتے ہیں۔ آگے چل کر (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) آپ کی اپنی اولاد بھی ہو گی کیا آپ ان کے لئے بھی یہی "بازار" لگائیں گے۔ زمانہ کی کروٹ بدلنے کا کسی کو کیا علم ممکن ہے کہ اگر آپ آج کھاتے پیتے ہوں تو عمر کے آخری حصہ میں جب آپ پر بھی لڑکیوں کی شادی کا بوجھ آن پڑ گیا تو اس وقت آپ کی مالی حالت کیسی ہو گی خدانخواستہ خراب ہوئی تو پھر آپ یہ بوجھ کس طرح اتاریں گے؟ پھر آپ کو یہ بھی خیال آنا چاہئے کہ ہمارے معاشرہ میں بیوگان بھی ہوتی ہیں جو خدا معلوم کن کن مصائب کو جھیلتے ہوئے اپنی بیٹیوں کو لکھا پڑھا کر بڑے ارمانوں سے پروان چڑھاتی ہیں۔ جب ان کی شادی کا وقت آتا ہے تو برسوں کی کوڑی کوڑی جمع کی ہوئی رقم کو جو ان کے بڑھاپے کی واحد سہارا ہوتی ہے تو اس پر بھی دانت جمائے چند بھیڑیئے کھڑے نظر آتے ہیں کہ اتنا جہیز دو گی تو تمہاری بیٹی کی ڈولی اٹھے گی۔ اس وقت آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا اور زمین کیوں شق نہیں ہو جاتی۔

نکاح کے موقعہ پر جو خطبہ پڑھا جاتا ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ قول سدید اختیار کرو۔ کوئی معاہدہ اور شادی انسان کی زندگی کا سب سے بڑا اور اہم معاہدہ ہوتا ہے، جہاں ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے ساری زندگی نبھانے کا عہد کیا جاتا ہے اس میں شروع سے ہی اگر عمارت کی بنیاد ہی ٹیڑھی اٹھائی گئی تو باقی کیا رہ گیا۔ معاشرہ پھر کس طرح یہ امید لگائے بیٹھا رہتا ہے کہ ایسی بنیادوں پر اٹھائی گئی عمارت خوبصورت۔ متناسب اور مضبوط بھی ہو گی۔ اس میں کوئی کجی اور رخنہ نہ ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ایسا مطالبہ لڑکے کی طرف سے ہوتا ہے اور ان کی پس پشت ماں باپ یا بہنیں نہیں ہوتیں تو ایسی شادی کبھی ایک سکھی اور خوبصورت گھرانہ کو جنم نہیں دے سکتی۔ عورت کے لئے ساری عمر گلے پڑا ڈھول بجانے کی بات رہ جاتی ہے۔ ٹھیک ہے بچے بھی ہوتے ہیں۔ بچے پیدا ہونا ہرگز پیار کی کسوٹی نہیں دو جسموں کے ملاپ کی تو ہو سکتی ہے ضروری نہیں دو روحوں کے اتحاد کی بھی ہو۔ بیوی دوسروں سے ملتے وقت مسکرا بھی لیتی ہو گی۔ لیکن اگر آپ کہیں کہ اس گھر میں بیوی تاج پہنے حقیقت میں خوش و خرم نظر آتی ہے تو مجھے یقین نہیں آئے گا یا پھر آپ کا حقیقی خوشی کا معیار مختلف ہو گا۔

والدین نے تو ان کلیوں کو اپنے خون کی بوند بوند سے سینچا ہوتا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کو توفیق ہو تو وہ انہیں سب کچھ مہیا نہ کر دیں جس کی انہیں ضرورت ہو۔ اور پھر والدین تو ساری زندگی اپنی بیٹیوں کو کچھ نہ کچھ دیتے ہی رہتے ہیں۔ ایک غریب ماں جو بیٹی کو بگھار لگا کر دال بھی بھجواتی ہے اس میں نہ معلوم کتنے ارمان پنہاں ہوتے ہیں۔ قدر کرنے والے اسے بھی مرغ و ماہی سے بدرجہا بہتر سمجھتے اور قدر کرتے ہیں۔

ایسی شادیاں جو جہیز کے مطالبہ سے شروع ہوتی ہیں وہ ناکامی اور بدمزگیوں کے بدبودار خمیر سے اٹھتی ہیں۔ ساسوں کو چاہئے کہ وہ آنے والی بہو کو اپنی ہی بیٹی سمجھیں اور اس سے ایسا سلوک کریں جیسا وہ چاہتی ہیں کہ ان کی اپنی بیٹیوں سے ہو۔ وہ کیوں بھول جاتی ہیں کہ ان کی بھی اپنی بیٹیاں ہیں اور آنے والی بھی کسی کی آنکھ کا تارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے بدن میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی نفس دوسرے نفس پر کسی رنگ میں بھی ظلم کرتا ہے تو اس پر اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک وہ بھی ایسے ہی دروازے سے نہ گزر لے۔ اس لئے خدارا خدا سے ڈریں اور وہ قدم نہ اٹھائیں کہ جب وہ آپ کی اولاد سے کیا جائے تو آپ کی نیندیں حرام ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خلاف کئے گئے گناہ بخش دیتا ہے مگر ایک دوسرے انسان پر ڈھائے گئے ظلم پر اس کی پکڑ شدید ہوتی ہے۔ دوسری طرف بہو کو بھی چاہئے کہ وہ بھی ساس کو ماں کا درجہ دے آپ نئے گھر میں آئی ہیں اس گھر کے طور طریق ممکن ہے کہ آپ کے اپنے گھر سے مختلف ہوں اس لئے جہاں تک ممکن ہو کوشش کر کے اپنے آپ کو اس کے مطابق سمویئے اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

ہماری نئی نسل کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اب مشترکہ خاندان کا نظام دم توڑ رہا ہے ایسے جھگڑے بالعموم وہاں پیدا ہوتے ہیں جہاں ابھی تک مشترکہ خاندان کا رواج چل رہا ہے۔ جہاں تک بھی ممکن ہو خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی نئی بیاہی ہوئی دلہن کو اپنا گھر بنا کر دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کرائے پر لے کر دے کیونکہ یہ عورت کی فطرتی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا اپنا گھر ہو۔ وہ اس گھر میں روکھی سوکھی کھا کر بھی گزارہ کر لیتی ہے جہاں اس کا اپنا راج ہو اور وہ ہر وقت کسی اور کی خوردبین نظروں تلے زندہ نہ رہ رہی ہو جہاں اس کی ہر حرکت کا جائزہ بلکہ تنقیدانہ جائزہ لیا جا رہا ہو۔ جہاں بھی مالی لحاظ سے یہ ممکن نہ ہو وہاں خاوند بہت حد تک اس مخاصمانہ ماحول کو نرم کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کر سکتا ہے۔ جہاں تک یہ خیال ہے کہ اسطرح لڑکا والدین کی خدمت نہیں کر سکتا بچگانہ ہے۔ لڑکے اپنا علیحدہ گھر ہوتے ہوئے بھی والدین کی خدمت کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں بلکہ ایسی حالت میں غالباً اس کی بیوی بھی اپنے سسرال کی زیادہ خدمت کرتی ہے ہاں اگر والدین ضعیفی کی حدوں کو چھو رہے ہوں اور اکیلے ہوں یا والدہ اکیلی رہ گئی ہو تو پھر بچے پر ان کی خدمت کی بہت بھاری ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے اور مجھے امید کہ ایسی حالت میں بہو بھی اپنے لئے جنت حاصل کرنے کے موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دے گی۔

جو لوگ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کی طرف آتے ہیں اور اس کے لئے ہر ایک دکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں بوڑھا ہو گیا، لیکن کبھی نہیں دیکھا کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو۔ خدا تعالیٰ خود اس کا متکفل ہوتا ہے۔ لیکن ابتداء میں ابتلا کا آنا ضروری ہے تاکہ کھوٹے اور کھرے کی شناخت ہو جائے۔

عشق اول سرکش و خونی بود   تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

دوسرے، ابتلا اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلاوے کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں وہ کیسے مستقل مزاج اور جفاکش ہوتے ہیں کہ مار پر مار کھاتے ہیں، لیکن منہ نہیں پھیرتے اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے وہی سنت برتتا ہے جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اس کا ہو۔ پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دست گیری اور کفالت اس کی خوبی ہے کہ نہیں، لیکن جو اسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 98)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پی ایل او اسرائیل تعلقات میں بڑی پیش رفت

فلسطینی تنظیم آزادی (پی ایل او) اور اسرائیل کی حکومت کے درمیان طویل بات چیت اور بار بار کی ملاقاتوں اور ڈیڈ لائن مقرر ہونے اور ٹوٹنے کے بعد بالاخر دونوں فریقوں میں فلسطینیوں کی خود مختاری کے سوال پر نیا سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ جس کے مطابق دریائے اردن کے مغربی کنارے پر واقع فلسطینیوں کی بستی ہیبرون کو بھی فلسطینیوں کے خود مختاری کے علاقے کی حدود میں شامل کر دیا جائے گا۔ آخری بات چیت مسلسل چھ دن جاری رہی۔ دونوں فریقین نے 21- ستمبر کو ڈیڈ لائن طے کر رکھی تھی مگر یہ بھی بات چیت میں گذر گئی تاہم اس سے اگلے ہی دن سمجھوتہ طے پا جانے کا اعلان کر دیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جمعرات کو واشنگٹن میں اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

ہیبرون فلسطینیوں کی ایک ایسی بستی ہے جس میں فلسطینیوں کی آبادی ایک لاکھ ہے جبکہ یہاں پر یہودیوں کی تعداد صرف 400 ہے۔ اور یہی وہ تعداد ہے جو اسرائیل اور فلسطینیوں کے لئے درد سر بنی ہوئی تھی۔ اس علاقے کو فلسطینیوں کے سپرد کر دینے کا مطلب یہ ہوتا کہ ان 400 یہودی آباد کاروں کو فلسطینیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا۔ اسرائیل اپنی رائے عامہ کے دباؤ میں آکر ان کو فلسطینیوں کے حوالے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ فلسطینیوں کا یہ بھی مطالبہ تھا کہ ان یہودیوں کی حفاظت پر مامور اسرائیلی فوج کو بھی واپس بلا لیا جائے۔ کیونکہ جب یہ علاقہ فلسطینیوں کے حوالے ہو گیا تو پھر اس میں اسرائیلی فوج کے قیام کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا۔ اس کے علاوہ ہیبرون میں دیگر جگہوں پر بھی اسرائیلی فوج متعین تھی۔ اس کو بھی ہٹانے کا مسئلہ بار بار رکاوٹیں پیدا کرتا تھا۔ دونوں فریق اپنے موقف سے ہٹنے کو تیار نہ تھے۔

لیکن اب یہ پتہ چلا ہے کہ بالاخر اسرائیل نے اپنے موقف میں نرمی پیدا کی ہے اور وہ ہیبرون میں فلسطینیوں کو رعائتیں دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز جو اسرائیل کی طرف سے گفتگو اور بات چیت کے ماہر تصور کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے اور فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کے درمیان ہونے والی بات چیت کے سلسلے میں آخری بات چیت چھ دن جاری رہی۔ اور بالاخر اس پر سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ سمجھوتہ اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان تعلقات میں ایک بڑی پیش رفت قرار دی جا رہی ہے اس کے مطابق دریائے اردن کے مغربی کنارے پر موجود فلسطینی فوج آہستہ آہستہ ہٹا لی جائے گی۔ لیکن ہیبرون میں جو 400 اسرائیلی آباد کار آباد ہیں ان کی حفاظت پر مامور اسرائیلی فوج کو وہاں سے نہیں ہٹایا جائے گا اور اس بارے میں 1996ء میں دوبارہ بات چیت کی جائے گی۔ جو اسرائیلی فوجی واپس بلائے جائیں گے ان کی جگہ پر 400 فلسطینی پولیس کے جوان لیں گے۔

ہیبرون میں آباد یہودیوں نے اس معاہدے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اس بارے میں وسیع احتجاج کریں گے۔ اگر ان کی طرف سے کوئی زوردار احتجاجی مہم چلائی گئی تو یہ اسرائیل کی موجودہ حکومت کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

OOO

بوسنیا کی صورت حال

بوسنیا کے صدر مسٹر علی جاہ عزت بیگووچ نے وی آنا میں کہا ہے کہ جب تک سارایوو اور دیگر بوسنین شہروں کے ارد گرد سے سربوں کی فوج مکمل طور پر نہیں ہٹالی جائے گی اس وقت تک سربوں کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ اس سے قبل یہ خبر ملی ہے کہ عالمی دباؤ کے سامنے جھک کر کروٹس نے تازہ پیش قدمی میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ بوسنین مسلمانوں کی حالیہ کامیابیوں میں کروٹس کا بھی بڑا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔

بوسنین مسلمانوں اور کروٹس کی پیش قدمی کی وجہ سے ہزاروں سرب اپنے علاقے چھوڑ کر بانیا لوکا میں جمع ہو رہے ہیں۔ یہ شہر اس علاقے میں سربوں کا ایک بڑا مرکز ہے۔ تاہم سربوں کا کہنا ہے کہ ان کے پاس اتنی بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کو ٹھہرانے کا کوئی انتظام نہیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور امریکہ سمیت کئی ممالک بوسنین سے جنگ بند کرنے کی اپیلیں کر چکے ہیں۔

ادھر نیٹو نے کہا ہے کہ اب چونکہ سربوں نے بوسنیا کے دارالحکومت سرائیوو کے ارد گرد سے بھاری ہتھیار ہٹالئے ہیں اس لئے ان کا سربوں پر مزید بمباری کا کوئی ارادہ نہیں۔ تاہم نیٹو نے متنبہ کیا ہے کہ اگر سربوں نے مستقبل میں بوسنیا کے مسلمان علاقوں پر حملے کئے تو دوبارہ بمباری کریں گے۔

یاد رہے کہ نیٹو کی تباہ کن بمباری کے بعد سربوں نے بھی امن معاہدہ تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے اس معاہدے پر عمل درآمد اور دیگر رکاوٹیں دور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے ذرائع اب سفارتی کوششوں میں مصروف ہیں تاکہ امن کے پائیدار قیام کی صورت پیدا کی جا سکے۔

OOO

طالبان کی جنگ

افغانستان میں طالبان اور حکومت کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ اقوام متحدہ کی کوششوں اور بار بار کے اعلانات کے باوجود طالبان صلح پر آمادہ نہیں ہیں۔ اور انہوں نے کسی بھی قسم کی مفاہمت سے انکار کر دیا ہے۔ طالبان کے نمائندے نے کہا ہے کہ جب تک صدر ربانی اپنے عہدے سے دستبردار نہیں ہو جاتے ان کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔

طالبان کے افغانستان میں قوت پکڑنے کے ساتھ پاکستان کے ربانی حکومت سے تعلقات خراب ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ افغانستان میں پاکستان کے سفارت خانے پر حملہ کیا گیا۔ عملے کو شدید ضربات لگائیں۔ ایک شخص پیارا مسیح کی اس حملے میں وفات ہو گئی۔ سفیر موصوف کو سخت زخم آئے۔ حملہ آوروں کا کہنا تھا کہ پاکستان طالبان کی پشت پناہی ترک کر دے۔

اب تازہ قدم کے طور پر پاکستان نے 18 افغان سفارت کاروں کو ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کو اس اقدام کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔

پاکستان کے سیکرٹری خارجہ مسٹر نجم الدین نے بتایا ہے کہ طالبان کی مدد کرنے کا افغانی الزام بالکل غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ افغان ہیں تاہم ان میں بعض دینی مدرسوں کے طلباء ہیں۔ ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جو پاکستان کے دینی مدارس میں تعلیم پاتے رہے ہیں۔ تاہم وہ سب کے سب افغان ہیں اور ان میں کوئی پاکستانی شامل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب لوگ قندھار سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ افغان حکومت کو بھارت کی مدد حاصل ہے۔

اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر محمود مستیری حکومت اور طالبان میں صلح کروانے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ طالبان کا کہنا ہے کہ کسی مفاہمت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے عشق میں مست ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اور جماعت کی بڑی اچھی تربیت کر رہے ہیں۔ اب یہاں ایک وبا پھیل گئی ہے۔ ٹھیک ہے کہ شائد ہزاروں میں سے ایک عورت ہو جس کا دل کرتا ہے کہ وہ نقاب سے آزاد ہو جائے مگر پچھلے سال امریکن دوست جلسہ سالانہ کے بعد جب یہاں سے واپس گئے تو انہوں نے وہاں جا کر باتیں بتائیں جن میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ربوہ میں احمدی عورتیں بیت میں مردوں کے ساتھ اکٹھی ہو کر (عبادت) نہیں کرتیں۔ جب یہ بات امریکہ کی احمدی مستورات نے سنی تو امریکی ماحول میں رہنے والی ہماری بہنوں نے کہا کہ ہمارے لئے دیوار بناؤ چنانچہ (بیت) میں پارٹیشن کی گئی اور اب عورتیں علیحدہ بیٹھتی ہیں۔ اور مرد علیحدہ بیٹھتے ہیں۔ پس وہاں جا کر ان کے لئے کوئی نمونہ ہونا چاہئے۔"

امریکہ میں احمدی مبشرین مختلف سکولوں' کالجوں' یونیورسٹیوں اور دیگر ادارہ جات سے رابطہ قائم کر کے وہاں لیکچر اور بعد میں سوالات کے جواب دیتے ہیں۔ کبھی مختلف اداروں سے طلباء اور دلچسپی رکھنے والے لوگ احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں۔ انہیں معلومات اور لٹریچر دیا جاتا ہے۔

ڈیٹن میں رائٹ سٹیٹ یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ آف ریلیجن میں لیکچر دیا تو بعد میں انچارج کی طرف سے خط ملا۔ آپ نے میری کلاس میں جو فاضلانہ خطاب فرمایا۔ اس پر تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارے طلباء نے آپ کے محققانہ خطاب سے بے حد استفادہ کیا۔ آپ کا لیکچر ضبط تحریر میں آچکا ہے اس لئے کیا اس کی ایک کاپی مجھے بھی مل سکے گی۔ مجھے امید ہے اس خطاب کا دوبارہ مطالعہ میرے علم میں یقیناً اضافے کا موجب ہو گا۔ میں اپنے مغربی مذاہب کے طلباء کی پہلی کلاس کو آپ کی (بیت الذکر) دکھلانے کے لئے حسب پروگرام بروز اتوار مورخہ 31- مئی 1981ء ایک بجے بعد دوپہر لاؤں گا۔ اگر اس دن کسی وجہ سے آپ وہاں تشریف نہ رکھتے ہوں تو غالباً مسٹر ظفر ہی طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔ آپ کے محبانہ اور فاضلانہ تعاون کے لئے آپ کا بے حد ممنون ہوں۔

آپ کا مخلص

نیکولس پیڈیس کالزی

NICHOLAS PIDISCALZI

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں' لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سید عبد الغفور شاہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ ایک حادثہ کے بعد شیخ زید ہسپتال میں 9 روز تک زیر علاج رہے۔ ان کی صحت کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم عبد الغنی صاحب آف دار العلوم وسطی ربوہ کی لاہور میں گرنے سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور علاج کے لئے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ فرزانہ نصیر ضلع سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حافظ آباد بنت مکرم حکیم نصیر احمد تنویر صاحب کو دائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں پچھلے تین ماہ سے شدید درد ہے اور یہ درد دن بدن زیادہ ہوتی جارہی ہے ان دنوں درد بہت زیادہ شدید ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ ایم ایڈ

96-95ء

○ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن برائے خواتین لاہور نے ایم ایڈ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8- اکتوبر 1995ء مقرر ہے۔ امیدوار کے لئے بی ایڈ میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے صرف انگریزی میں بی اے والی امیدواران داخلہ کی مستحق نہیں ہوں گی۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "Pakistan Times" مورخہ 95-9-21 ملاحظہ فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

احمدی طلباء و طالبات

متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم ہے جو پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کرتا ہے۔

پاکستان اور دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ جس جس تعلیمی میدان میں (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ وغیرہ میں) تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرمادیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔ وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

کے پروگرام

جمعرات 28- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	درس ملفوظات
4-00	طبی معاملات فرسٹ ایڈ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
4-30	حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 24 حصہ اول
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب
6-00	کلام الٰہی کلاس- ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 26 (دوبارہ)
7-00	نظم
7-05	احمدیہ ٹی وی ورائٹی کوئز پروگرام- ربوہ
7-30	چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن نمبر 1
7-50	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30217 میں امتہ الودود زوجہ خادم حسین صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-2-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے (2) زیور طلائی بارہ تولہ مالیتی اٹھارہ سو ڈالر (3) نقد رقم بینک میں آٹھ صد ڈالر اس کے علاوہ پچیس کینیڈین ڈالر ماہوار حصہ آمد ادا کریں گی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الودود کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 خادم حسین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کیلگری کینیڈا۔

مسل نمبر 30218 میں چوہدری مبشر احمد ولد چوہدری سید محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان 20/4 برقبہ 10 مرلہ واقع دار العلوم غربی ربوہ مالیتی اڑھائی لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ بارہ سو کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت نجی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد چوہدری کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا۔

مسل نمبر 30219 میں نسرین اختر زوجہ چوہدری مبشر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے پاکستانی اور زیورات طلائی 6 تولہ مالیتی نو صد کینیڈین ڈالر پندرہ کینیڈین ڈالر ماہوار حصہ آمد ادا کروں گی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین اختر کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 چوہدری مبشر احمد مسل نمبر 30218 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کیلگری کینیڈا۔

مسل نمبر 30220 میں مرزا رشید احمد ولد مرزا محمد نصر اللہ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-3-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 1260 مربع فٹ واقع کیلگری کینیڈا مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ سترہ سو کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا رشید احمد کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود وصیت نمبر 21247۔

بقیہ صفحہ 1

دیہات سے تھا لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ برکتیں کتنی ڈالتا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں یہ Figures آپ کے سامنے پیش کروں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت کے اندر جو مالی قربانی کا جذبہ ترقی کیا ہے وہ ایک دور ایسا تھا کہ (دعوت الی اللہ) کی رفتار سے بہت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اب وہ دور آگیا ہے کہ (دعوت الی اللہ) کی رفتار اس کو چیلنج کر رہی ہے اور اس سے آگے بڑھ کر وہ بہت تیز قدموں کے ساتھ (دین حق) کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے اور پھر ان کے توازن کا دور آئے گا تو پھر آپ کے جو چندے ہیں ان میں عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا۔ چوٹی سے اور چوٹیاں اٹھیں گی لیکن اس وقت ہم اس دور میں داخل ہوئے ہیں کہ مالی قربانی کا نظام مستحکم ہو گیا وہ چل پڑا اپنے پاؤں پہ کھڑا بھی ہوا اور پھر دوڑ پڑا اور اور اب (-) دعوت الی اللہ کا نظام بیدار ہو کر جیسے دیر سے اس کو ہوش نہ ہو' ہوش میں آرہا ہے کہ اوہو یہ تو بہت آگے نکل گئے ہیں۔ وہ دوڑ دوڑ کے پھر آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ نکل چکا ہے لیکن کچھ عرصہ ہو گا کہ ان لوگوں میں سے پھر مالی قربانی کرنے والے لوگ پیدا ہونا شروع ہوں گے اور اچانک جماعت کے مالی نظام میں غیر معمولی برکتیں پڑیں گی۔

(از خطبہ 6 جنوری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ براؤن ترمیم پاکستان سے تعلقات بڑھانے کا ثبوت ہے۔ یہ اقدام مثبت اور خوش آئند ہے۔ اب دونوں ملکوں کے درمیان انسداد منشیات' دہشت گردی سے نمٹنے اور اقتصادی ترقی میں تعاون کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ تعلقات زیادہ مضبوط اور لچکدار ہوں گے۔ انہوں نے واشنگٹن میں صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکومت کو صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کو اسلحہ کی فراہمی سے علاقے میں بھارت کی فوجی بالادستی میں تھوڑا سا فرق پڑے گا۔ لیکن اس سے ذمہ دارانہ ردعمل کی توقع ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی کی طرف یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ پولیس ڈکیتیاں روکے وگرنہ سب کی پیٹیاں اتار دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میرے دروازے عوام کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔ وہ کسی بھی وقت میرے پاس آسکتے ہیں۔ مایوس نہیں کروں گا۔ ڈاکوؤں لیٹروں اور قاتلوں کے لئے پنجاب میں کوئی جگہ نہیں۔ قانون پوری شدت سے حرکت میں آ جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے فرائض میں غفلت برتنے پر دو ایکسیئنوں کو معطل کر دیا۔ ایک ایکسیئن نے پاؤں پڑ کر وزیر اعلیٰ سے معافیاں مانگنا شروع کر دیں۔ ایس پی قصور کو کہا کہ اشتہاری ملزم گرفتار نہ ہوئے تو وردی اتار دوں گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے حلقہ پتوکی میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں شریف لوگوں کا "بابا" ہوں پنجاب کی پگ کو داغ نہیں لگنے دوں گا۔ اپنے وزیر اعلیٰ بننے پر عوام کو مبارکباد دیتا ہوں۔ سردار عارف نکئی نے کہا کہ پانی چوروں کو گرفتار کیا جائے۔ میرا بیٹا بھی ملوث ہو تو اسے معاف نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چیف انجینئر اور ایکسیئن کیوں غائب ہیں میں انہیں برخاست کرتا ہوں۔ پنجاب میں چوروں ڈاکوؤں اور سمگلروں کے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

○ حکومت کے ساتھ مذاکرات کرنے والی ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ مہاجر نوجوان صرف اس لئے مظالم برداشت کر رہے ہیں کہ مذاکرات جاری رہیں۔ لوگ بے قابو ہو گئے تو بڑی بھیانک تاریخ رقم ہو گی۔ انہوں نے دھمکی دی کہ آج مذاکرات ختم کر دیں کل خونی انقلاب آ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 3 سالہ آپریشن کے دوران 12 ہزار کارکن قتل ہوئے۔ ماؤں بہنوں بیٹیوں کو اغوا کیا گیا۔ کوئی حکومت کوئی عدالت انصاف دینے کو تیار نہیں۔ پھر بھی ڈھٹائی سے پوچھتے ہیں کہ ہڑتالیں کیوں ہو رہی ہیں۔ جانتے ہیں مذاکرات بے نتیجہ ہوں گے اور حکومت میں شامل ہو کر بھی ایم کیو ایم کو کچھ نہیں ملے گا۔ انہوں نے یہ باتیں کراچی میں مذاکراتی ٹیم کے ہمراہ پریس کانفرنس میں کہیں۔

○ مسٹر اجمل دہلوی نے توقع ظاہر کی ہے کہ منگل کو حکومت کے ساتھ سمجھوتہ ہو جائے گا پھر ہڑتالوں کی نوبت نہیں آئے گی۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے ہماری کچھ تجاویز کی منظوری کے لئے عملی اقدامات کئے ہیں۔ الطاف حسین نے ہمیں مذاکرات کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے پابند کر رکھا ہے۔ ورنہ ہر چیز ہاتھ سے نکل جائے گی۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے کراچی کے شہریوں کا اعتماد بحال کرنے اور سیاسی بے یقینی کو ختم کرنے کے لئے مسلم لیگ (ن) جماعت اسلامی اور جے یو پی سمیت تمام پارٹیوں سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ کراچی کو تمام سیاسی جماعتوں کے لئے "اوپن سٹی" قرار دے دیا گیا ہے۔ حکومت نے ساری جماعتوں کو کراچی کے تمام علاقوں میں رکنیت سازی' جلسے کرنے' جلوس نکالنے اور شہید ملت لیاقت علی خان کی صد سالہ سالگرہ کی تقریبات جوش و خروش سے منانے کا پیغام دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دہشت گردوں کے سرپرستوں کا اسلحہ ختم کر دیا ہے۔ ایم کیو ایم (الطاف گروپ) سے نئی قیادت ضرور ابھرے گی۔ میں "سپر دہشت گرد" ہوں اور دہشت گردی کے مکمل خاتمہ کے لئے سیاسی جماعتوں سے تعاون چاہتا ہوں۔

○ خواتین کی نشستوں کے بارے میں اپوزیشن حکومت سے مذاکرات پر آمادہ ہو گئی ہے۔ وفاقی وزیر قانون پروفیسر این ڈی خان کے رابطوں کا حزب اختلاف نے مثبت جواب دیا ہے۔ چند روز میں باضابطہ بات چیت کا امکان ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے چین کے اخبار "بیجنگ ریویو" کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت اب بہتر انداز میں چل رہی ہے۔ اندرون و بیرون ملک منتخب وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنے ملک کی قیادت کرتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں خصوصاً جمہوریت کے لئے جدوجہد میں پاکستانی خواتین کا کردار قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے صرف روایتی خاندانی کردار ادا کرنے میں مسئلہ پیش آتا ہے۔

○ اپوزیشن کے لیڈر اور مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ براؤن ترمیم کے بارے میں حتمی فیصلے تک اپوزیشن محتاط رویہ اپنائے گی۔ ترمیم کے بارے میں ریکارڈ اکٹھا کر لیا ہے۔ کانگرس کا حتمی فیصلہ سامنے آنے پر معاملہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اٹھایا جائے گا براؤن ترمیم محض "حوصلہ افزائی کا انعام" ہے۔ اس سے پاکستان کے ساتھ ناانصافی کی تو تلافی نہیں ہو گی تاہم ایک پیش رفت ضرور ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت براؤن ترمیم پر خوشیاں منا کر اسرائیل کو تسلیم کرنے کی راہ ہموار کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں مانتے کہ بعض عرب ممالک نے تسلیم کر لیا ہے تو ہم بھی کر لیں۔ ہمارے نزدیک ایسا کرنا شرعی طور پر ناجائز ہے۔ انہوں کہا کہ براؤن ترمیم اس طرح ہے جیسے جاگیردار کسی غریب کو پہلے بغیر مقدمہ تھانے میں بند کرا دیتے ہیں پھر رہائی دلوا کر احسان جتاتے ہیں اور نیچے لگا لیتے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے مخدوم فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ پنجاب کابینہ ایک ہفتے کے اندر حلف اٹھا لے گی۔ سابق وزراء کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ کابینہ میں مسلم لیگ (ج) کا حصہ 20 فیصد بنتا ہے۔ سابقہ فارمولے کے تحت فنانس' ہاؤسنگ' تعلیم' اطلاعات اور لائیو سٹاک کے محکمے جونیجو لیگ کے پاس ہی رہیں گے۔

○ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور الطاف کے درمیان ملاقات کی فی الحال ضرورت نہیں۔

○ براؤن ترمیم کی منظوری کے باوجود پاکستان کو 50 کروڑ ڈالر کا گھاٹا اٹھانا پڑے گا۔

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودہا

ربوہ اور گردونواح
ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس : 422 گھر : 211379

اعتماد کا نام
بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون : EX : 211806

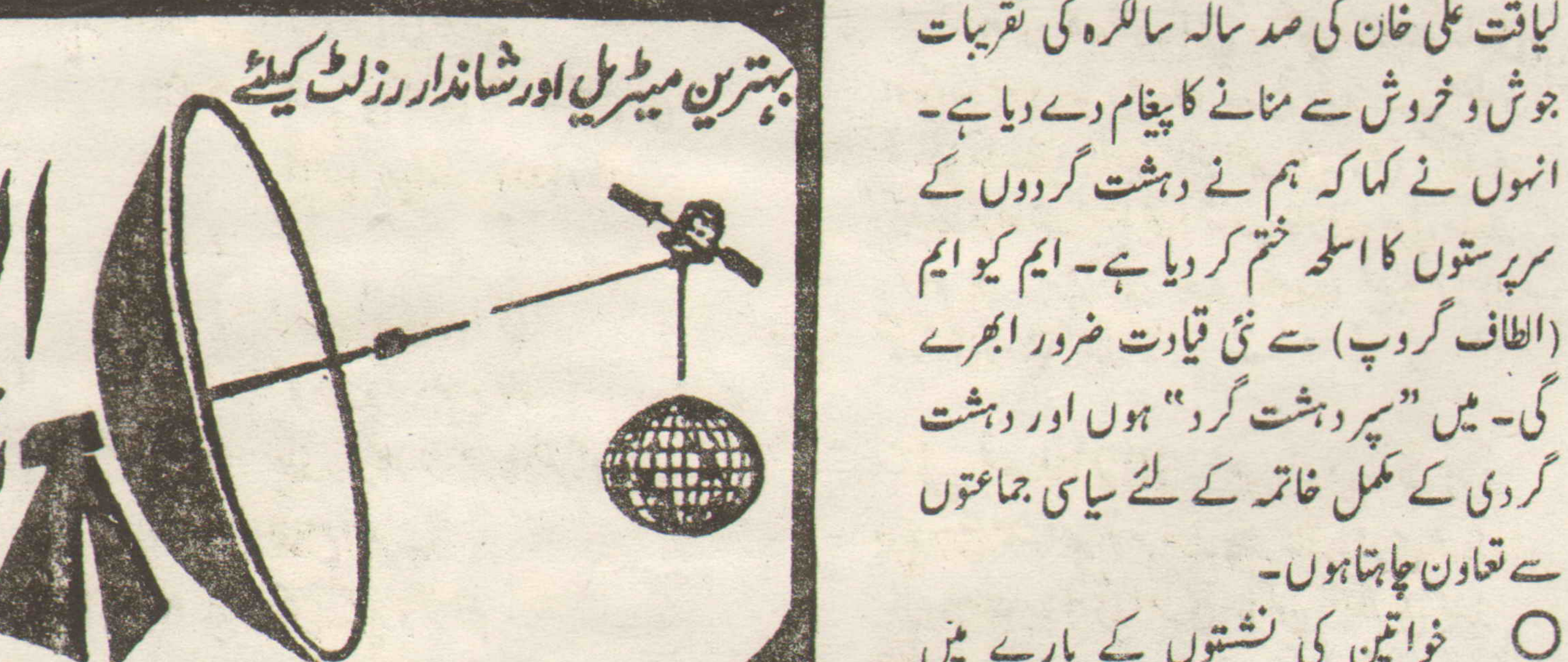

تریاق اٹھرا 20/- 40/- 200/-
نورِ نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- 20/-
قندِ شفاء 2/- 15/-
زد جامِ عشق 30 گولی 300/-
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون : 04524-211538